السلام علیکم

طاہر القادري کی ایک کتاب جسکا نام "کشف الاسرا (حضور سے حیوانات نباتات اور جمادات کی محبت)" صفحہ 81 حضرت ابو سعید خدري بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ ایک بھیڑیاں بکریوں پر حملہ آور ہوا اور ان میں سے ایک بکری کو اٹھایا۔ چرواہے نے اسکا پیچھا کیا اور اسے بکری چھین لی۔ بھیڑیاں پچھلی ٹانگوں کو زمین پر پھیلا کر سرین پر بیٹھ گیا اور اگلی ٹانگوں کو کھڑا کر لیا اور اس نے چرواہے سے کہا: کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے کہ مجھ سے اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ رزق چھین رہے ہو؟ چرواہے نے حیران ہو کر کہا: بڑی حیران کن بات ہے کہ بھیڑیا اپنی دم پر بیٹھا مجھ سے انسانوں جیسی باتیں کر رہا ہے؟ بھیڑے نے کہا: کیا میں تمہیں اسے عجیب تر بات نہ بتاوں؟ محمد صلی اللہ علیہ و سلم جو کہ یثرب (مدینہ منورہ) میں تشریف فرما ہیں لوگوں کو گزرے ہوئے زمانے کی خبریں دیتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہے کہ وہ چرواہا فوراً اپنی بکریوں کو ہانکتا ہوا مدینہ منورہ میں داخل ہوا اور ان کو اپنے ٹھکانوں میں سے کسی ٹھکانہ پر چھوڑ کر حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر اس نے آپ صلی اللہ علیہ و سلم کو اس معاملہ کی خبر دي۔ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے حکم پر باجماعت نماز کے لئے اذان کہی گئی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ و سلم باہر تشریف لائے اور چرواہے سے فرمایا: سب لوگوں کو اس واقعہ کی خبر دو۔ پس اس نے وہ واقعہ سب کو سنایا۔ اسکے بعد صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔ اس نے سچ کہا۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قیامت اس قوت تک قائم نہ ہوگی جب تک درندے انسان سے کلام نہ کریں اور انسان سے اس کے چابک کی رسی اور جوتے کے تسمے کلام نہ کریں۔ اس کی ران اسے خبر دے گی کہ اس کے بعد اس کے گھر والے کیا کرتے رہے ہیں۔' اس حدیث کو امام احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ مسند احمد الرقم 11859،11809 کیا یہ حدیث صحیح ہے؟ کیا درندے بات کرنے سے مراد وہ جانور ہے جسکا ذکر قرآن میں ہے جو قیامت سے پہلے ظاہر ہوگا۔ یا پھر دوسرے جانور بھی مراد ہے؟ اللہ حافظ